سوال

)تد(ج

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ان مجید میں ہے :

1 لَهُم قُلوبٌ لا يَفقَهونَ بِها...١٧٩... سورة الاعراف

2 أَفَلا يَتَدَبَّرونَ القُرءانَ أَم عَلىٰ قُلوبٍ أَقفالُها ٢٤... سورة محمد

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ غوروتدبر اور فہم کا تعلق دل سے ہے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یہ کام دل کا نہیں ہے بلکہ دماغ کا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ر48 ملاحظہ فرمائیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے :

أَفَلَم يَسيروا فِى الأَرضِ فَتَكونَ لَهُم قُلوبٌ يَعقِلونَ بِها أَو ءاذانٌ يَسمَعونَ بِها فَإِنَّها لا تَعمَى الأَبصٰرُ وَلٰكِن تَعمَى القُلوبُ الَّتى فِى الصُّدورِ ٤٦... سورة الحج

ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی تاکہ ان کے دل (ایسے) ہوتے کہ ان سے سمجھ سکتے اور کان (ایسے) ہوتے کہ ان سے سن سکتے بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں۔ (وہ) اندھے ہوتے ہیں :

ہذا امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں :

سند التعقل الی قلوب لانها محل العقل كما ان الاذان محل السمع وقيل : العقل محله الدماغ ولا مانع من ذلک فالقلب هو الذي يبعث على ادراک العقل وان كان محله خارجا عنه'' (فتح القدیر: 3/459)

ب وشعور کی نسبت قلوب کی طرف اس لیے ہے کہ وہ عقل کا محل ہیں۔ جس طرح کے کان سماع کا محل ہیں۔ اور ایک غیر معروف قول یہ بھی ہے کہ عقل کا محل دماغ ہے۔ یہ بات اول الزکر قول کے منافی نہیں کیوں کہ دل منشائے ادراک وفہم ہے اگرچہ عقل کا جائے استقرار قلب سے خارج دماغ ہے۔''

سے معلوم ہوا کہ اصل دل ہی چشمہء ظہور عقل وفہم ہے۔ اور من وجہ اس کا تعلق دماغ سے بھی ہوسکتا ہے۔ لہذا قرآن نے اصل کے اعتبار سے فہم وتدبر کی نسبت دل کی طرف کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

إِنَّ فى ذٰلِكَ لَذِكرىٰ لِمَن كانَ لَهُ قَلبٌ أَو أَلقَى السَّمعَ وَهُوَ شَهيدٌ ٣٧... سورة ق

ر4 عنوان قائم کرکے فرماتے ہیں :

ل الاية على ان العقل هو العلم وعلى ان محل العلم هو القلب؟''

آیت اس بات پر دال ہے کہ عقل سے مراد یہاں علم ہے اور اس بات پر بھی کہ علم کا محل دل ہے؟''

جواباً فرماتے ہیں۔ ہاں اس لئے کہ اللہ کے قول يَعقِلونَ بِها سے مقصود علم ہے۔ اور اللہ کا قول يَعقِلونَ بِها مثل دلیل کے ہے کہ قلب لہ فہم وادراک ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ دل محل عقل وفہم ہے (تفسیر کبیر جز23 ص45)

[illegible] (تفسیر ... جز: 17 ص343)

جن متجددین اور فلاسفہ نے عقل کا ابتدائی اور استقراری تعلق صرف دماغ سے تسلیم کیا ہے وہ سعی موہومہ اور تحصیل لاحاصل کا شکار ہیں۔ خواہ مخواہ اپنی کمزور عقل کے سہارے تاویلات باطلہ پر اعتماد کرکے منصب نبوت کو بھلا بیٹھنا اچھی بات نہیں۔ دراں حالیکہ صحیح عقل ہر لحہ نبوت کی روشنی کی محتاج ہے۔

للہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبه» (١) (جامع ترمذی: 10/169 مع تحفۃ الاحوذی)

اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو جاری کر دیا' حدیث ہذا سے بھی معلوم ہوا کہ اصل منبع تعقل دل ہے۔

ن: 2/236)

---

1 (٣١) صححه الترمذي واحمد شاكر والباني والحاكم والذهبي صحيح الترمذي المناقب (٣٩٤٧) احمد (٢/٩٥...٣٥) (٥٦٩٧'٥١٤٥) ابن ماجه (108) فضائل الصحابة (٣١٥) لاحمد عن ابى هريرة (٣٩٥) عن ابن عمر الحاكم فى المستدرک (٣/٨٧) عن ابى ذر

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص207

محدث فتویٰ